خطبہ جمعہ

ہر ایک آپس کے جھگڑے اور جوش اور عداوت کو درمیان سے اٹھادو کہ اب وہ وقت ہے کہ تم ادنیٰ باتوں سے اعراض کر کے اہم اور عظیم الشان کاموں میں مصروف ہو جاؤ

آنحضرت ﷺ کی ایک حدیث اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک ارشاد کی روشنی میں احباب کو نصائح

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔
فرمودہ بتاریخ ۱۳؍ اگست ۱۹۹۹ء بمطابق ۱۳؍ ظہور ۱۳۷۸ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ) بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله۔
أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم۔ بسم الله الرحمٰن الرحيم۔
الحمدلله رب العلمين ۔ الرحمٰن الرحيم ۔ ملك يوم الدين ۔ إياك نعبد و إياك نستعين ۔
اهدنا الصراط المستقيم ۔ صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين۔

اِنَّ ربّكَ وَاسِعُ المَغْفرةِ هُوَ اَعْلَمُ بكُم اِذ اَنشَاَ كُمْ مِّنَ الاَرْضِ
وَ اِذْ اَنتُم اَجِنَّةٌ فى بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُم فَلَا تُزَكّوْا اَنفُسَكُم هُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اتّقىٰ.

(سورۃ النجم: آیت ۳۳)

یقیناً تمہارا ربّ مغفرت کے لحاظ سے بہت وسعت رکھتا ہے وہ تمہیں اس وقت بھی جانتا تھا جب اس نے تمہیں زمین سے پیدا کیا اور جب تم اپنی ماؤں کے پیٹوں میں بطور جنین تھے پس تم اپنے نفسوں کو پاک نہ ٹھہرایا کرو۔ وہی اسے زیادہ جانتا ہے جو تم میں سے سب سے زیادہ متقی ہے۔

یہ آیت ایسی لمبی حدیث کا عنوان بنائی گئی ہے جس میں جب سے دنیا بنی ہے، جب تک دنیا رہے گی قسموں کے لحاظ سے انسان کو جتنی قسموں میں بانٹا جاسکتا ہے سب کا ذکر ہے ایک بھی باہر نہیں رہا۔ جتنا مرضی آپ زور لگا کر دیکھیں اس سے باہر آپ کو کسی انسان کی کوئی قسم نظر نہیں آئے گی۔ اسی فطرت پر وہ پیدا ہوئے ہیں، اسی پر وہ جاری رہیں گے، اسی پر وہ جان دیں گے۔ اس لئے آج میں نے صرف ایک حدیث ہی، وہی لمبی حدیث آپ کے سامنے پیش کرنی ہے اس لئے مجھے آنے میں کوئی جلدی نہیں تھی کیونکہ مختصر خطبہ ہوگا۔ اگرچہ حدیث لمبی ہے لیکن کوشش یہی ہوگی کہ تھوڑے وقت میں یہ سارا خطبہ بیان ہو جائے۔ آخر پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک اقتباس جو اسی حدیث سے تعلق رکھتا ہے وہ بھی پیش کیا جائے گا۔

عن ابی سعیدِ الخدری قال صلّی بنا رسول الله ﷺ یوماً صلوٰة العصر بنهارٍ ثمّ قام خطیباً فلم یدع شیئاً یکون الی قیامِ السّاعة الاّ اخبرنا به. حَفِظَه مَن حَفِظَه وَ نَسِیَه من نَسِیَه. وَ کان فیما قال: انّ الدّنیا حُلوةٌ خضرةٌ و انّ الله مستخلفُکم فیها فناظرٌ کیف تعملون ...... یہ وہ لمبی حدیث ہے جس کا آغاز میں نے آپ کو پڑھ کر سنا دیا ہے۔ اب میں وقت کی خاطر صرف اس کا ترجمہ بیان کروں گا۔ یہ ترمذی کتاب الفتن سے لی گئی ہے۔ باب ماجآء ما اخبر النبیُّ ﷺ اصحابَه۔ اب اس کا ترجمہ غور سے سنئے۔

حضرت ابو سعید خدریؓ سے مروی ہے کہ ایک روز رسول اللہ ﷺ نے ہمیں عصر کی نماز پڑھائی پھر کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرمایا اور قیامت تک ہونے والی تمام باتوں کی ہمیں خبر دی۔ کچھ لوگوں نے تو ان باتوں کو یاد رکھا اور کچھ لوگ ان کو بھول گئے اور جو کچھ حضورؐ نے بیان فرمایا اس میں یہ بات بھی شامل تھی۔ یہ دنیا میٹھی اور سرسبز و شاداب ہے اور اللہ تعالیٰ تم کو اس میں اپنا خلیفہ بنانے والا ہے پھر دیکھے گا کہ تم کیسے عمل کرتے ہو۔ سنو دنیا سے بچو اور عورتوں سے بچو اور اُن باتوں میں یہ بھی فرمایا کسی شخص کو لوگوں کا خوف سچ بات کہنے سے نہ روکے۔

یہاں عورتوں سے بچو سے مراد یہ ہے کہ دنیا میں مرد کو سب سے بڑا فتنہ عورت ہی کی طرف سے درپیش ہوتا ہے اور قیامت تک یہی رہے گا۔ ہمیشہ ہمیش کے لئے دنیا کا خلاصہ یہی ہے کہ لھو ولعب کی دنیا ہے اور اس پہلو سے عورت پر غلط نظر اٹھانا یا اور زیادتیاں کرنا یہ مرد کا پیشہ بن گیا ہے۔ فرمایا عورتوں سے بچو اور یہ بھی فرمایا کہ کسی کو لوگوں کا خوف سچ بات کہنے سے نہ روکے جب کہ وہ اسے جان چکا ہو۔

راوی کہتے ہیں کہ ابو سعید رونے لگ گئے اور کہا کہ خدا کی قسم ہم نے بہت سی باتیں دیکھی ہیں لیکن ہم ڈر گئے۔ ان باتوں میں آنحضور صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ سنو ہر عہد شکن کے لئے اس کی عہد شکنی کے مطابق قیامت کے دن ایک جھنڈا نصب کیا جائے گا اور اس عہد شکنی سے بڑی کوئی غداری نہیں جو لوگوں کے امام سے کی جائے۔

یہاں اگرچہ حضور اکرم ﷺ نے اپنی فطری حیا کی وجہ سے امام کی وضاحت نہیں فرمائی مگر بلاشبہ اس میں حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ ہی مراد ہیں۔ وہی قیامت تک کے امام ہیں۔ پس جو آپؐ سے غداری کرے گا وہ سب سے بڑا غدار شمار ہوگا۔

اُس کا جھنڈا اس کی پشت کے پاس گاڑا جائے گا اور اس روز کے خطبے میں سے جو کچھ ہم نے یاد رکھا اس میں یہ بھی تھا کہ بنی آدم کو مختلف طبقات پر پیدا کیا گیا ہے ان میں سے بعض مومن پیدا ہوتے ہیں۔

اب یہ ہے جو بہت توجہ اور انہماک سے سننے والی بات ہے۔ "بعض مومن پیدا ہوتے ہیں اور

مومن ہونے کی حالت میں زندگی گزارتے ہیں اور مومن ہونے کی حیثیت میں ہی مرتے ہیں'۔ آغاز سے لے کر انجام تک مومن پیدا ہوتے ہیں، مومن زندگی گزارتے ہیں اور مومن ہی کے طور پر مرتے ہیں۔ 'لیکن بعض ایسے ہیں جو کافر پیدا ہوتے ہیں اور کافر ہونے کے عالم میں زندگی بسر کرتے ہیں اور کافر ہی مر جاتے ہیں، اور بعض ایسے بھی ہیں جو مومن پیدا ہوتے ہیں، حالتِ ایمان میں زندگی بسر کرتے ہیں لیکن کافر ہونے کے عالم میں مر جاتے ہیں۔ بعض ایسے ہوتے ہیں جو کافر پیدا ہوتے ہیں کافر ہونے کے عالم میں زندگی بسر کرتے ہیں اور مرتے وقت مومن ہوتے ہیں۔

اور سنو کہ یقیناً ان میں سے بعض غصہ میں دھیمے ہوتے ہیں لیکن ان کا غصہ جلد ٹھنڈا ہو جاتا ہے۔ بعض غصہ میں جلدی آجاتے ہیں اور ان کا غصہ بھی جلدی ٹھنڈا ہو جاتا ہے تو یہ حالت دوسری حالت کے عوض ہو جاتی ہے یعنی ان کا یہ طرز عمل ان کی پہلی حالت کا کفارہ ہو جاتا ہے۔ اور سنو ان میں سے بعض غصے میں جلدی آجاتے ہیں اور دیر سے دھیمے پڑتے ہیں۔ سنو کہ ان میں سے بہتر وہ ہے جسے غصہ دیر سے آئے اور جلدی اتر جائے اور سنو کہ تم میں سے سب سے بُرا وہ ہے جو جلدی غصہ میں آنے والا اور دیر سے دھیما پڑنے والا ہو'۔ غصے سے ابلتا رہتا ہے اور غصہ دھیما پڑنے کا نام نہیں لیتا۔

'اور سنو کہ ان میں سے بعض قرض کی ادائیگی میں بھی اچھے ہیں اور قرض کا تقاضا کرنے میں بھی اچھے ہیں۔ اور ان میں سے بعض قرض کی ادائیگی میں بہت برے اور قرض کی واپسی کا تقاضا کرتے وقت بہت اچھے ہیں'۔ یعنی قرض دیتے وقت بہت چھان بین کرتے ہیں، بہت احتیاطیں برتتے ہیں تو اس کا طبعی نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ قرض کی واپسی کا تقاضا کرتے وقت بہت اچھے ہیں۔ 'اور ان میں سے بعض قرض کی ادائیگی بہت اچھی طرح کرتے ہیں' اور دیتے وقت بھی بڑی خوش اخلاقی سے پیش آتے ہیں ہم سے لے لو، ہم سے قرض لو اپنی ضرورتیں پوری کرو۔ 'اور واپسی کا تقاضا بہت برے طریق سے کرتے ہیں اور اس طرح یہ حالت دوسری حالت کے عوض ہو جاتی ہے (یعنی اس کا پہلا طرز عمل دوسرے طرز عمل کا کفارہ ہو جاتا ہے)۔ اور ان میں سے بعض قرض کی ادائیگی بھی برے طریق سے کرتے ہیں اور مقروض سے قرض کی واپسی کا تقاضا بھی برے طریق سے کرتے ہیں۔ سنو! ان میں سے بہتر وہ ہے جو قرض کی ادائیگی میں بھی اچھا ہو اور قرض کی واپسی کا تقاضا کرنے میں بھی اچھا ہو اور سنو کہ ان میں سے برا وہ ہے جو برے طریق سے قرض ادا کرے اور برے طریق سے ہی قرض کی واپسی کا مطالبہ کرے۔

اور سنو کہ غصہ ابن آدم کے دل میں ایک انگارہ ہے۔ کیا کبھی تم نے کسی (مغلوب الغضب شخص) کی آنکھوں کی سرخی اور گردن کی رگوں کے پھول جانے کی طرف نہیں دیکھا۔ پس جس شخص کو کبھی ایسی کیفیت کا سامنا ہو تو وہ زمین سے چمٹ جائے۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ ہم مڑ مڑ کر سورج کی طرف دیکھتے تھے کہ کیا اس میں سے کچھ باقی رہ گیا ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا کہ دنیا میں سے بھی اتنا ہی باقی رہ گیا جیسا کہ تمہارے آج کے دن میں سے جتنا حصہ باقی رہ گیا ہے۔ (ترمذی. کتاب الفتن باب ما جاء ما اخبر النبی ﷺ اصحابه بما هو كائن الى يوم القيامة)

یہ وہ حدیث ہے جس کی تشریح جتنی بھی کی جائے وہ کم ہے لیکن اگر آپ اپنے نفسوں پر بھی غور کریں اپنے ماحول پر بھی غور کریں تو ایک بات کی آپ گواہی دیں گے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو انسانی فطرت کا جیسا علم تھا ایسے کبھی دنیا میں کسی کو نہیں ملا اور قیامت تک نہیں ہوگا۔ انسانی فطرت کی جو تقسیمیں فرمائی ہیں ان سے باہر ایک بھی نمونہ نظر نہیں آئے گا۔ چاروں طرف نگاہ دوڑا کر دیکھ لیں آپ کو آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے بیان فرمودہ انسانوں کی شخصیت سے باہر کوئی شخصیت دکھائی نہیں دے گی۔

اسی تعلق میں اب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا میں اقتباس پڑھتا ہوں اور اس کے بعد یہ آج کا خطبہ ختم ہو جائے گا کیونکہ اس دفعہ بہت خطبات ہوئے ہیں، بہت نصیحتیں ہوئی ہیں۔ اب تو آخری نصیحت یہی ہے کہ اپنے دلوں میں ان نصیحتوں کو گاڑو اور غور کرتے رہو اور اسی پر اس حالت میں جان دو کہ اللہ کی رضا کی نگاہیں تم پر پڑ رہی ہوں اس سے زیادہ میری اور کوئی دعا نہیں ہے اور اسی دعا کا میں اپنے لئے آپ سے تقاضا کرتا ہوں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"اللہ تعالیٰ کسی کی پرواہ نہیں کرتا مگر صالح بندوں کی۔ آپس میں اخوت اور محبت کو پیدا کرو اور درندگی اور اختلاف کو چھوڑ دو۔ ہر ایک قسم کے ھزل اور تمسخر سے مطلقاً کنارہ کش ہو جاؤ"۔

جن کو تمسخر کی عادت پڑتی ہے وہ دوسرے کو تحقیر کی نظر سے دیکھتے ہیں وہ لازماً جھوٹے ہوتے ہیں۔ کیونکہ ان کے تمسخر پر جو لوگ ان کو داد دیتے اور ہنستے ہیں اس کے نتیجے میں وہ مزید جھوٹ بول بول کر فرضی باتیں بیان کر کر کے اس مجلس کا ہیرو بن جاتے ہیں اور اس طرح پھسلتے پھسلتے بہت دور نکل جاتے ہیں۔ اتنی دور بھی جا سکتے ہیں کہ ان کی واپسی ناممکن ہو سکتی ہے سوائے اللہ کے فضل کے جو پیشتر اس کے کہ وہ جہنم میں داخل ہو جائیں ان کو روک دے اور ان کی واپسی کا سفر پھر شروع ہو جائے۔

"تمسخر انسان کے دل کو صداقت سے دور کر کے کہیں کا کہیں پہنچا دیتا ہے"۔ یہ وہی بات ہے جس کی تفصیل میں بیان کر چکا ہوں۔

"آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ عزت سے پیش آؤ۔ ہر ایک اپنے آرام پر اپنے بھائی کے آرام کو ترجیح دیوے اللہ تعالیٰ سے ایک سچی صلح پیدا کر لو"۔

اس جلسہ سالانہ پر خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت کو یہ توفیق ملی ہے کہ جتنے کارکن تھے جتنے میزبان تھے اور جتنے مہمان تھے ان سب نے ہی کوشش کی کہ وہ تکلیف اٹھا کر بھی دوسرے کے آرام کا انتظام کر سکیں۔

"اللہ تعالیٰ سے ایک سچی صلح پیدا کر لو اور اس کی اطاعت میں واپس آجاؤ۔ اللہ تعالیٰ کا غضب زمین پر نازل ہو رہا ہے اور اس سے بچنے والے وہی ہیں جو کامل طور پر اپنے سارے گناہوں سے توبہ کر کے اس کے حضور میں آتے ہیں۔ تم یاد رکھو کہ اگر اللہ تعالیٰ کے فرمان میں تم اپنے تئیں لگاؤ گے اور اس کے دین کی حمایت میں ساعی ہو گے"۔ دین کی حمایت میں جتنا بس چلتا ہے کوشش کرتے رہو گے۔ "تو خدا تعالیٰ تمام رکاوٹوں کو دُور کر دے گا اور تم کامیاب ہو جاؤ گے"۔ جیسا کہ اپنی آنکھوں سے ہم نے نظارہ دیکھا ہے خدا تعالیٰ یہی کامیابیاں ہمیشہ جماعت کے مقدر اور جماعت کے نصیب میں رکھے۔

"کیا تم نے نہیں دیکھا کہ کسان عمدہ پودوں کی خاطر کھیت میں سے ناکارہ چیزوں کو اکھاڑ کر پھینک دیتا ہے"۔ یہ سلسلہ بھی جاری ہے جماعت میں ناکارہ چیزوں کو اکھاڑ کر پھینکا جاتا ہے تا کہ ان کے بد اثر سے باقی لوگ محفوظ رہیں اور اس سلسلے میں بظاہر بے دردی سے کام لیا جاتا ہے مگر جس طرح زمیندار لازماً ایسی صورت میں بے دردی ہی سے کام لیتا ہے مگر نیکوں کی خاطر ظالموں سے بیدردی کرتا ہے۔ "ان کی مالک پرواہ نہیں کرتا کہ کوئی مویشی ان کو کھا جاوے یا کوئی لکڑہارا ان کو کاٹ کر تنور

میں ڈال دیوے سو ایسا ہی تم بھی یاد رکھو اگر تم اللہ تعالیٰ کے حضور مین صادق ٹھہرو گے تو کسی کی مخالفت تمہیں تکلیف نہ دے گی اور اگر تم اپنی حالتوں کو درست نہ کرو اور اللہ سے فرمانبرداری کا ایک سچا عہد نہ باندھو تو پھر اللہ تعالیٰ کو کسی کی پرواہ نہیں۔ ہزاروں بھیڑیں اور بکریاں روز ذبح ہوتی ہیں اور ان پر کوئی رحم نہیں کرتا اور اگر ایک آدمی مارا جاوے تو کتنی باز پرس ہوتی ہے"۔

یہ بھیڑ اور بکریوں کے سلسلے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک کشف بھی ہے کہ بہت سی بھیڑیں اور بکریاں ذبح کرنے کے لئے لٹائی جارہی ہیں اور اس پر الہام ہوتا ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ کو تمہاری دعاؤں کے ذریعے تم سے تعلق نہ ہوتا تو ان بھیڑ بکریوں کی طرح تمہاری حالت تھی تم بھی کسی رحم کے مستحق نہیں تھے۔

فرماتے ہیں: "سو اگر تم اپنے آپ کو درندوں کی مانند بے کار اور لاپرواہ بناؤ گے تو تمہارا بھی ایسا ہی حال ہوگا۔ چاہئے کہ تم خدا کے عزیزوں میں شامل ہو جاؤ تا کہ کسی وبا کو یا آفت کو تم پر ہاتھ ڈالنے کی جرأت نہ ہو سکے کیونکہ کوئی بات اللہ تعالیٰ کی اجازت کے بغیر زمین پر ہو نہیں سکتی۔ ہر ایک آپس کے جھگڑے اور جوش اور عداوت کو درمیان سے اٹھا دو کہ اب وہ وقت ہے کہ تم ادنیٰ باتوں سے اعراض کر کے اہم اور عظیم الشان کاموں میں مصروف ہو جاؤ۔ ...... اور اس بات کو وصیت کے طور پر یاد رکھو کہ ہرگز تندی اور سختی سے کام نہ لینا بلکہ نرمی، آہستگی اور خُلق سے ہر ایک کو سمجھاؤ۔"

(الحکم جلد ۲ نمبر ۱۲ و ۱۳ صفحہ ۱۰۔ پرچہ ۲۰ و ۲۷ مئی ۱۸۹۸ء)

اس جامع و مانع حدیث اور اس کی جامع و مانع تشریح پر ہی میں آج اس خطبے کو ختم کرتا ہوں اس میں بہت کچھ بیان کیا گیا ہے آپ کی ساری زندگیوں کے لئے سوچنے سمجھنے کے سبق آگئے ہیں۔ امید رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کے دل کھولے گا اور دلوں کو وہ بصیرت عطا فرمائے گا جو بصیرت ان باتوں کو سمجھنے کے لئے ضروری ہے اور جس بصیرت سے انسان اپنی آنکھیں بند رکھتا ہے۔ زندگی بہت غفلتوں میں کٹ جاتی ہے اپنے وہم میں خیال کرتا ہے کہ میں نیکی کر رہا ہوں لیکن جب آنکھ کھلتی ہے تو سوائے عذاب کے اور کچھ باقی نہیں رہتا۔ تڑپ تڑپ کر وہ خدا کے حضور بخشش کی دعائیں مانگتا ہے پھر اللہ کی مرضی ہے جس کو چاہے بخش دے جس کو چاہے اس کو سزا دیدے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو بخش دے اور ہم سے مغفرت کا سلوک فرمائے۔